ڈگریوں کی حقیقت آشکارا ہوئی تو اسے بھی پھاڑ ڈالا وہ مطالعہ پر یقین رکھتے اور اپنے اندر علمی قابلیت پیدا کرنے پر زور دیتے۔

علامہ شعیب رحمہ اللہ ویسے تو حنفی المذہب تھے لیکن وہ دلیل کے ساتھ چلتے وہ کسی بھی رائے کے قیام میں تقلید کو انتہائی ناپسند فرماتے اور فرمایا کرتے تھے لوگو اپنی عقل کسی کو نہ بیچو۔

علامہ شعیب رحمہ اللہ کے ایک شاگرد سے ان کے تلامذہ کی قلت کا سبب پوچھا گیا کہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی نسبت ان کے شاگرد کم اور ان کی شہرت محدود کیوں تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ دراصل علامہ البانی رحمہ اللہ کا ایک خاص مشروع اور ہدف تھا کہ وہ اپنے خاص طریقے پر سلفی دعوت کی نشر و اشاعت چاہتے تھے جبکہ موصوف رحمہ اللہ ہمہ وقت دائرہ تحقیق میں مصروف رہتے لیکن اس کے باوجود ان کو شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا جانشین سمجھا جاتا تھا علامہ البانی کی بیٹی نے ایک دفعہ اپنے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کا علم حدیث میں خلیفہ کون ہوگا۔ تو انہوں نے فرمایا شعیب ہوگا۔

علامہ شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ جمعرات کے دن ماہ محرم 1438ھ المطابق ماہ اکتوبر 2016ء کو عمان میں انتقال فرما گئے۔ اور اگلے دن بعد از نماز جمعہ عمان کے محلے شمسانی کی جامع مسجد الفیحاء میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

دنیا ازل سے ابھی تک قائم و دائم ہے جس میں لوگوں کا آنا جانا لگا رہے گا لیکن شیخ شعیب الارناؤوط جیسے باکمال محدث و محقق کا ملنا محال نہیں تو کم از کم ان جیسے عالم، فاضل کامل جانا انتہائی دشوار ضرور ہوگا ان کی کاوشیں اور آثار علمیہ مدتوں ان کے تذکرہ خیر اور ہر قاری اور باعث کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعاؤں کا سبب ضرور بنتے رہیں گے اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صدیقین اور شہداء کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

فکری انحراف اور شدت پسندی

کے خلاف جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کی مساعی جمیلہ

تفہیم:- محمد ادریس سلفی جامعہ سلفیہ

وزارت مذہبی امور واوقاف کویت نے اپنے ہاں ایک کانفرنس بنام فکری انحراف کا سدباب..... احوال واقعی اور امیدیں'' کا انعقاد کیا اس مناسبت سے جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کویت نے اپنی 30 سالہ کارکردگی کی رپورٹ حاضرین کو پیش کی جس میں جمعیۃ نے اس دوران تشدد پسندی اور فکری انتشار کے خلاف جو کوششیں پیش کیں ان کا مختصر جائزہ لیا جسے حاضرین نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور سراہا بلکہ متعدد وزارتوں کی جانب سے جمعیت کو تعریفی خطوط موصول ہوئے اس رپورٹ کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔رپورٹ کے مقدمۃ میں عالم اسلام کے جلیل القدر علماء کی جمعیۃ کے حق میں شہادت کا تذکرہ ہے.....

علاوہ ازیں رپورٹ تین فصول پر مبنی ہے

فصل اول، فکری انحرف سے متعلق شرع کا حکم

اس فصل میں فکری انحراف کے اسباب، بنیادوں اور علاج کا ذکر ہے اس فصل کو کئی ذیلی ابحاث میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلا پہلی بحث میں دہشت گردی، اور غلو کی تعریف ہے اور پھر اس کا علاج تجویز کیا ہے۔

فکری انحراف کے اسباب

اس دوسری بحث میں اس کے بیس اسباب ذکر کیے۔ مثلا بدعقیدگی، کتاب وسنت سے عدم واقفیت، ائمہ وعلماء پر زبان درازی، سلف صالحین کے منہج سے ناواقفیت، شرع کے مقاصد سے جہالت، جلد بازی اور تعصب، خواہش پرستی، اختلاف عقیدہ کی بنا پر متعدد فرق، شریعت کی حاکمیت کے تصور کا فقدان۔ ضوابط شرع سے عدم معرفت، تشدد پسندی، ایذا رسانی، اخلاقی اقدار کا فقدان معاشی احوال کی اونچ نیچ دعاۃ واساتذہ کا احساس ذمہ داری سے ہاتھ کھینچا، سیکولرازم کا ہر طرف شور، فتنوں کی کثرت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ترک ہونا، دینی حمیت میں کمی اور دوہرا

سیاسی نظام‘ عالمی اداروں کی دوغلی پالیسی۔

فکری انحراف کی بنیادیں

تیسری بحث میں فکری انحراف کی بنیاد واساس کا ذکر ہے اس میں بطور مثال بیان کیا ہے کہ‘ برانگیختہ کو دینے والے فتاویٰ‘ میڈیا میں مسلسل منحرف نظریات کا شور شرابہ‘ جلتی پر تیل گرانے والی کتب‘ منحرف نظریات کے حامل افراد کی انفرادی واجتماعی میٹنگیں آڈیو ویڈیو بیانات‘ میدان جنگ سے پلٹنے والے افراد‘ الیکٹرانک میڈیا پر بآسانی دستیاب فکری آوارگی کی مرغن غذا۔

چوتھی بحث میں فکری انتشار کا منبع اور شکار بننے والے افراد کی صفات واوصاف کا تذکرہ ہے۔ مثلا نوخیز جوان‘ مفرور افراد‘ انتہا پسندی کا وصف‘ دیگر پر غلبہ پانے اور تسلط جمانے کا خیال‘ مخالف پر انتہائی دلیری کا اظہار عام مسلمانوں کی تکفیر اور یہ یقین کے مخالف کے جملہ مقتول دائمی جہنمی ہیں۔

فکری انحراف کی صورتیں

پانچویں بحث میں فکری انحراف کی صورتوں اور اس کے منفی اثرات کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ ان متعدد اسباب میں سے حکمرانوں کو کافر سمجھنا‘ افراد کو بالتعین کافر قرار دینا‘ گروہ سے نکلنے والے کو بھی کافر گرداننا‘ مسلم ممالک کو دارالکفر قرار دینا‘ ان کے حکمرانوں کے خلاف قتال کے وجوب کا نظریہ رکھنا‘ دین میں شدت پسندی اور غلو کا رجحان اختیار کرنا۔ بم دھماکے اور عوام الناس کو بلا تمیز قتل کے جواز کا نظریہ اپنانا‘ اسلامی معاشرے کی تضحیک اور اپنے آپ بہت ساری حلال اشیاء کو حرام قرار دے لینا۔

فکری انحراف کے منفی اثرات

اس عنوان کے تحت فکری انحراف کے چند منفی اثرات کا تذکرہ ہے مثلا

اسلام کے روشن چہرہ کو داغدار کرنا‘ بے گناہوں کے مال جان کو حلال سمجھنا بدامنی اور شور شرابا کو ہوا دینا‘ نوعمر نوجوانوں کو دھوکا دہی سے پھانسنا‘ دعوت وارشاد اور رفاہ عامہ کے امور کو بے فائدہ قرار دینا۔ جہاد جیسے اہم اور مقدس فریضہ کی صورت بگاڑنا اور بالآخر باہم ملکی تعلقات میں دراڑیں پیدا کرنا۔

فکری انحراف کا علاج

آخری اور چھٹی بحث میں فکری انحراف کا علاج تجویز کیا ہے۔

اب یہاں اس کے عملی، تربیتی، اقتصادی اور امن واستقلال کے اعتبار سے حل پیش کیے ہیں۔ مثلاً شرعی علوم پر توجہ، علماء حق سے تعلم، سلف صالحین کے منہج کی پیروی، منحرفین کو تعلیمات پھیلانے کی ممانعت، دہشت پسندی کی فکر وسوچ پروان چڑھانے کے وسائل پر قابو پانا، نوجوان اور بچوں کی صحیح اسلامی تربیت پر توجہ، فکری انحراف تک لے جانے والے اسباب اور اسالیب کا بیان، امن پسندی کے رجحان کی آبیاری، معاشرہ کی صحیح رہنمائی اور آخر میں مسجد کے اعلیٰ ومثالی کردار کے امکان پر سیر حاصل بحث ہے۔

یہاں تک پہلی فصل کے چھ مباحث کا اختتام ہوتا ہے۔

جمعیۃ التراث الاسلامی کی علمی خدمات

دوسری فصل سے اس کا آغاز ہوتا ہے کہ جمعیۃ نے دہشت گردی اور فکری انحراف کے خلاف آج تک کیا کیا علمی کارگزاری پیش کی ہے۔ اس فصل میں چند ابحاث ہیں۔

امن وخلفشاری میں باہمی تنازع کی ابتداء، چنانچہ یہاں اس خطرہ کو بھانپتے ہوئے جمعیت کی طرف سے منعقدہ کانفرنسوں، محاضرات کا تذکرہ ہے سب سے اہم کانفرنس 1989ء میں بعنوان ''تراثنا'' ''ہماری وراثت'' کا انعقاد ہوا

اس کانفرنس کا اصل مقصد نوجوانوں کو ان کی اصل میراث قرآن وسنت سے جوڑنا اور انحراف کو ترک کرنے کی دعوت دینا تھا۔ اس بحث میں جمعیت کی طرف سے منعقد 500 سے زائد پروگراموں اور محاضرات کا حوالہ دیا گیا ساتھ ساتھ کویت سے باہر دیگر ممالک میں اس پیغام کو عام کرنے کیلئے کی گئی کوششوں کا ذکر ہے۔ ایسے پروگراموں کی تعداد 3000 سے متجاوز ہے

مطبوعات ومنشورات

تیسری بحث میں ان مطبوعات کی تفصیل ہے جو جمعیت نے پیش کی ہیں جن میں سے اہم ''مکتبہ طالب العلم'' ہے یہ دعاۃ اور علم دوست لوگوں کو اپنے ہاں خاص اسلامی لائبریری کے قیام کی جانب عمدہ اقدام ہے چنانچہ قسط وار 8 مکتبات طبع اور تقسیم ہو چکے ہیں جس میں اعلیٰ ترین

زیور طباعت سے آراستہ کتب تقسیم ہوئی ہیں یہ تمام کتب عربی زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی، فرانسیسی، البانوی، روسی، المانوی اور ترکی زبانوں میں تقسیم وطبع ہو چکی ہیں۔

طبعۃ نمبر 8 خصوصاً غلو اور انحراف کے مسائل کا واضح حل پیش کرنے پر مشتمل ہے۔ اس بحث میں فکری انحراف کے خلاف طبع و تقسیم ہونے والی سینکڑوں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں اور چھوٹے تقسیم ہونے والے پمفلٹوں کا تذکرہ ہے جو بحمداللہ جمعیت عام تقسیم کر چکی ہے۔

مجلة الفرقان

چھٹا باب 'مجلۃ الفرقان'' کی ان مساعی جمیلہ پر مشتمل ہے جو اس مجلۃ نے اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر فکری انحراف کے مدمقابل پیش کیا ہے۔ 2015 تا 2016ء کے دوران مجلّہ کی اس ضمن میں خدمات کا بطور مثال تذکرہ ہے کہ اس مختصر دورانیہ میں مجلّہ کے (ٹائٹل) پہلے صفحات میں سے 11 پر اس اہم مسئلہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایسے ہی مجلّہ کے اہم مقامات بھی اس کی نذر ہوئے ہیں مثلاً اداریہ ''اہم مضمون'' 'اخباری رپورٹیں' عام موضوعات بھی اس کے گرد گھومتے رہے۔ اس باب میں خلاصۃ یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ مجلّہ نے اس خاص موضوع کو اہتماماً کیوں پیش نظر رکھا ہے۔ جس کے اسباب کا تذکرہ کچھ یوں ہوا ہے۔:

فکری انحراف' ذہنی انتشار' تشدد پسندی کے سامنے دیوار کھڑی کرنا مجلّہ اپنا شرعی اور منصبی فرض گردانتا ہے۔ مجلّہ کی دعوت اور سیاست کا یہی محور اور اساس و بنیاد ہے۔

2) مجلّہ الفرقان' اعتدال اور توسط کی دعوت کو اسلام کی دعوت سمجھتا ہے جبکہ غلو اور انحراف کا رد بنیادی فرض خیال کرتا ہے۔

3) فکری انحراف اور تشدد کا تعلق ملکی سطح پر ہو' عربی سطح پر ہو یا عالمی سطح پر مجلّہ ہر ہر جگہ اس ظلم کے خلاف ہے اور اس میں حدود و قیود کا داعی ہے اور نہ طرفدار۔

4) مجلّہ الفرقان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اس فکری انتشار اور تشدد کا اصل سبب اللہ تعالیٰ کی مقدس کلام اور ہادی و رہنما محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کردہ واضح راہ سے ہٹ

جانے کی بنا پر ہے……

5) مجلّہ الفرقان یہ سمجھتا ہے کہ دہشت گردی اور فکری انحراف کا ایک ہی منبع ومشرب ہے حکام کے خلاف خروج اور اہل اسلام کی تکفیر کی صورت ظاہر ہوتا ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ شرعی نصوص سے عدم واقفیت اور امۃ کے معتبر علماء کرام کی روش سے انحراف ہوا ہے۔

مجلّہ اس فکر کو اجاگر کرتا ہے کہ یہ تشدّد' تشطّط' تفرّق' تطرّف اور تحزّب تمام تر دشمنانِ اسلام کی مصلحت اور منفعت کا باعث ہے یہ صورت حال امت مسلمہ کی صفوں میں انتشار اور اس کی طاقتوں کو کمزور کرتی ہے جس کے نتیجے میں اعداء اسلام کیلئے امت تر لقمہ بنتی جا رہی ہے۔

اسی فکر وسوچ کو سامنے رکھتےہوئے مجلّہ الفرقان اپنے صفحات میں امت مسلمۃ کو جاگو جاگو کی رٹ لگا رہا ہے

پالیسی بیانات

چوتھی بحث میں ان پالیسی بیانات کا تذکرہ ہے جو جمعیت التراث الاسلامی نے دنیا میں واقع ہونے والے اہم حوادث پر جاری کیے ہیں خصوصاً وہ دہشت گردی کے واقعات اور اغواء برائے تاوان کے واقعات جو دین کے نام پر بپا ہوئے

ایسے ہی وہ غیر انسانی وحشی قتل وغارت گری جو بے گناہ معاشرہ میں قائم کی گئی جیسا کہ فلسطین عراق وشام میں اس کا مظاہرہ بار بار ہوا۔

باھمی میل جول

بحث نمبر 5 میں جمعیت التراث الاسلامی کی ان باہمی میل جول کی کوششوں کا تذکرہ ہے جو ملکی سطح یا کویت سے باہر کی گیں' ملکی سطح پر جمعیت اپنے حکمرانوں اور معاشرہ سے ہر دم رابطہ میں ہے ادارہ کے ذمہ داران مسلسل امیر کویت اور ولی عہد کویت کو اپنی سرگرمیوں اور مکمل صورتحال سے مطلع رکھتے ہیں بلکہ یہ باہمی ربط جمعیت کا طرہ امتیاز ہے' جس کا اظہار آئے روز ملکی میڈیا میں ہوتا رہتا ہے۔

ملک سے باہر ہونے والی کوششوں کو بھی اس بحث میں اجاگر کیا گیا ہے کہ جمعیت احیاء

التراث الاسلامی کے رئیس، مجلس ادارہ، مختلف کمیٹیوں کے ذمہ داران اور ادارہ کے دعاۃ وخطباء مسلسل بیرونی دورہ پر آتے جاتے رہے ہیں تا کہ دعوت الی اللہ تعالیٰ کا واضح غیر مبہم منہج لوگوں کے سامنے رکھا جائے۔

جمعیت کے پروگرام

تیسری فصل میں جمعیت کے پروگرامز اور ان کا دہشت گردی وفکری انحراف کے خلاف حسن کارکردگی کی وضاحت ہے۔اس فصل کو مزید پانچ ابحاث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1) تعلیمی پروگرام۔اسمیں جمعیت کے تحفیظ القرآن الکریم کے اداروں ودیگر تعلیمی اور فقہی مدارس کا تذکرہ ہے۔

2) ملکی وبیرون ملک سطح پر مساجد ومراکز اسلامیہ قائم کرنے میں جمعیت کی کارگزاری کا ذکر ہے۔

3) دعاۃ پروگرام اسمیں واضح کیا ہے کہ جمعیت کی چاہت رہتی ہے اس کے زیر کفالت ائمہ ودعاۃ صحیح عقیدہ میں پختہ ہوں اور امت کے نوجوانوں کی اعتدال وتوسط پر بہتر تربیت کر سکتے ہوں سلف صالحین کے منہج پر خود پختگی کے حامل بھی ہو۔

اور امت مسلمۃ کے اوپر آنے والے اس کٹھن دور میں سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فہم وفراست سے سرمو انحراف کرنے والے نہ ہوں۔

بحث نمبر 4 ضرورت مند ملکوں میں قائم یتیم خانوں کے قیام وانتظام کا تذکرہ ہے جو جمعیت کے اشراف تلے قائم ہیں۔ یہاں اس بات کو اعداد وشمار سے واضح کیا ہے کہ جمعیت التراث الاسلامی مختلف 40 ملکوں میں تقریباً ساٹھ ہزار 6000 بچوں کی کفالت کا ذمہ اٹھائے ہوئے ہے۔ان یتیموں کی تعلیم وتربیت اور ضروریات زندگی کے جملہ اخراجات جمعیت ادا کر رہی تا کہ مستقبل میں اپنے معاشرہ میں ایک صالح باکردار نوجوان کا کردار بحسن وخوبی ادا کر سکیں۔

آخری اور پانچویں بحث میں جمعیت کی ان کوششوں کا تذکرہ ہے جو دنیا میں مختلف اوقات میں پیش آنے والی بڑی بڑی قدرتی آفات میں جمعیت نے انجام دیں۔

خصوصاً قدرتی حوادث میں جمعیت صحت، غذا، رہائش اور تعلیم کیلئے کھلے دل سے انسانیت کی خدمت بجالاتی ہے۔